10332-کیا محتاج بیٹے کے قرض کی ادائیگی دوسری اولاد کے ہوتے ہوئے جائز ہے

سوال

مجھے یہ علم ہے کہ اولاد کے درمیان عدل کرنا واجب ہے ، لیکن میرے ایک بیٹے پر بہت زیادہ قرض ہے اور وہ فقیر ہونے کی بنا پر ادا نہیں کرسکتا تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اپنے مال سے اس کے قرض کی کچھ ادائیگی کردوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اولاد کے درمیان عدل کے وجوب کی تفصیل آپ سوال نمبر (22169) کے جواب میں دیکھیں ۔

اوراسی طرح ہبہ میں بھی اولاد کے درمیان عدل کرنا واجب ہے ، ان میں کسی ایک کی بھی تخصیص کرنا یا پھر اسے افضلیت دینا حرام ہے لیکن اگر اس کا کوئی سبب ہو تو پھر جائز ہے ۔

تواگر کوئی چیز ایسی ہو جو تخصیص یا پھر افضلیت دینے کی باعث ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلا اگر اولاد میں سے ایک بیمار یا اندھا یا پھر معذور ہو یا اس کا گھرانہ بڑا ہو اور یا طالب علم وغیرہ ہو تو اس طرح ان مقاصد کی بنا پر اسے افضلیت دینے میں کوئی حرج نہیں ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے :

(اولاد میں سے کسی ایک کے لیے وقف کی تخصیص میں) اس کے بارہ امام صاحب کا کہنا ہے کہ : اگر کوئی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ، لیکن اگر یہ کام اس کے ساتھ ترجیحی بنیاد پر کیا جارہا ہو تو میرے نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے :

(حدیث اور آثار اولاد کے درمیان عدل کرنے کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ پھر یہاں اس کی دو قسمیں ہیں :

1-ایک قسم تو وہ ہے جو اپنی بیماری اور صحت وغیرہ میں خرچہ کے محتاج ہوتے ہیں تو اس میں عدل یہ ہے کہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے ، اور کم اور زیادہ ضرورت مند کے درمیان فرق نہ کیا جائے ۔

2-ایک قسم وہ ہے جس میں ان کی ضروریات مشترک ہیں یعنی عطیہ اور خرچہ یا پھر شادی میں مشترک ہیں تو اس قسم میں کمی وزیادتی کرنے میں حرمت میں کوئی شک نہیں ۔

اور ان دونوں کے مابین ایک تیسری قسم بھی بنتی ہے :

وہ یہ کہ ان میں سے کوئی ایک ایسا ضرورت مند ہو جو عادتا پیش نہیں آتی ، مثلا کسی ایک کی طرف سے قرض کی ادائیگی جو اس کے ذمہ کسی جرم کی بنا پر واجب تھی (یعنی کسی بھی بدنی تکلیف دینے کی بنا پر مالی سزا کی ادائیگی) یا پھر اس کا مہر ادا کیا جائے اور یا بیوی کا خرچہ دیا جائے ، تو کسی دوسرے کو واجبی طور پر دینے میں نظر ہے) اھ اختیارات سے ۔

دیکھیں : کتاب :

تیسیر العلام شرح عمدۃ الاحکام ص (767)۔

واللہ اعلم.